قصّہ ایک خط کا....

ڈاکٹر وحید عشرت

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال اکادمی سائبر لائبریری
©2002-2006

84

حق بات کو لیکن مَیں چُھپا کر نہیں رکھتا
تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال اکادمی سائبر لائبریری
©2002-2006

اقبالیات جولائی ۱۹۸۶ء میں علامہ اقبال کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کی کتاب 'مظلوم اقبال' پر تبصرہ شائع کیا گیا تھا جس میں ان حالات و واقعات کا ذکر کیا گیا تھا جن کے نتیجے میں علامہ اقبال اس نتیجے پر پہنچے کہ قادیانی چونکہ خود اپنے سوا جمہور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور وہ انگریز اور ہندو کے ساتھ مل کر ایسی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں جن سے مسلمانوں کا اجتماعی تشخص اور مفاد خطرے میں ہے، لہٰذا ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ شیخ اعجاز نے کتاب میں عجیب منطق استعمال کی تھی ان کے بیان کے مطابق علامہ اقبال تھے تو نابغہ اور عبقری مگر انہوں نے احراریوں کے کہنے پر ۱۹۳۵ء میں قادیانیت کے خلاف اپنا لب و لہجہ، بہلاوے میں آکر، سخت کر لیا تھا۔ نیز ان کے بیشتر عزیز و اقارب بھی قادیانی تھے اور خود اقبال بھی قادیانیت کے لیے ایک عرصے تک نرم گوشہ رکھتے تھے۔ اور وہ چند شدید اختلافات کے باوجود بھی قادیانیوں کو کافر نہیں سمجھتے تھے۔

ہم نے اپنے تبصرے میں شیخ اعجاز کی اس صریح غلط بیانی اور اقبال پر بہتان کا پردہ چاک کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ علامہ اقبال ۱۹۰۲ء سے کر ۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۵ء تک قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے چلے آ رہے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں دستور جدید کے تحت چونکہ عام انتخابات ہونے والے تھے چنانچہ ڈر تھا کہ مسلمانوں کے بھیس میں قادیانی اسمبلیوں میں پہنچ کر مسلمانوں کے علیحدہ آزاد وطن کی تحریک کو سبوتاژ نہ کر دیں لہٰذا انہوں نے کھل کر سیاسی بنیادوں پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کا مطالبہ کیا ہم نے یہ بھی بتایا کہ علامہ اقبال کے اعزہ میں شیخ اعجاز ہی چودھری ظفر اللہ کی طرف سے دیے گئے سب ججی کے لالچ کے تحت قادیانی ہوئے تھے۔ خود علامہ اقبال انہیں صالح تصور کرتے تھے مگر ان کے قادیانی عقائد کی وجہ سے انہیں ناپسند کرنے لگے تھے۔ حتیٰ کہ اقبال نے انہیں اپنے بچوں کی گارڈین شپ سے بھی خارج کرنے کا فیصلہ کر لیا اور

ان کی جگہ سر راس مسعود کو لانا چاہا۔ اور سر راس مسعود کے نام خط میں شیخ اعجاز کے عقائد کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہمارے اس بیان پر پہلا تبصرہ تو خود شیخ اعجاز احمد صاحب نے کیا کہ آپ کے موقر مجلہ میں مظلوم اقبال کا ذکر بہ بدی ہی سہی کیا تو گیا جبکہ متعدد دوسرے اصحاب نے ہم سے شیخ اعجاز صاحب کے بارے میں علامہ اقبال کے سر راس مسعود کے نام خط کا حوالہ طلب کیا۔ ہم نے اس سلسلے میں اقبال نامہ مرتبہ شیخ عطاء اللہ دیکھا تو ہم پر یہ عقدہ کھلا کہ اقبال نامہ کے ایک ہی ایڈیشن کے دو نسخوں کے درمیان اس قدر تفاوت ہے کہ اس خط میں دانستہ تحریف کا یقین نہ کرنا حماقت ہے خود ہم نے زندہ رود جلد سوم سے یہ حوالہ لیا تھا اور زندہ رود کے فاضل مصنف جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے ڈاکٹر اخلاق اثر کے مرتبہ اقبال نامے کا حوالہ دیا تھا۔ ہم نے اس سلسلے میں بھوپال میں ڈاکٹر اخلاق اثر سے مراسلت کی انہوں نے فرمایا کہ علامہ کا یہ خط جس کا عکس ان کی کتاب 'اقبال اور ممنون حسن خان' میں بھی موجود ہے، اقبال نامے میں اصل خط کی عبارت کا بھی ایک حصہ چھوٹ گیا تھا۔ جو اقبال نامے کے اس نسخے میں جو انہوں نے مجھے بھجوایا ہے انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اس خط میں تحریفات کے چیستان سے ایک بات پوری طرح عیاں ہے کہ ان تحریفات کے پیچھے کوئی طاقت ور ہاتھ کام کرتا رہا ہے۔ اور اس کا مقصد علامہ اقبال کی شیخ اعجاز اور ان کے مذہب کے بارے میں رائے کو چھپانا ہے۔ ہم اس مختصر سے مضمون میں اس خط کے حوالے سے چند معروضات پیش کرتے ہیں۔

اس خط کے بارے میں مظلوم اقبال کے صفحہ ۳۳۳ سے ۳۳۹ تک شیخ اعجاز احمد کے مباحث بھی دیکھنے کے لائق ہیں۔ ان کے بقول یہ خط انہیں ۵۲ سال بعد یعنی ۱۹۷۳ء میں سر راس مسعود کے نام خطوط میں پڑھنے کو ملا جو علامہ نے ۱۰ جون ۱۹۳۷ء کو سر راس مسعود کو لکھا تھا۔ شیخ اعجاز کے بقول:

> "یہ خط اور سید صاحب موصوف کے نام کئی اور خطوط صہبا لکھنوی مدیر 'افکار' کراچی کی مرتبہ کتاب "اقبال اور بھوپال" میں شائع ہوئے جسے اقبال اکادمی نے ۱۹۷۳ء میں شائع کیا۔ ۱۰ جون والے اس خط کا ذکر ذرا تفصیل سے کرنا ضروری ہے۔ شاید قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو۔ چچا جان کے بہت سے مکتوبات اوّل اوّل شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے ۴۵ء میں 'اقبال نامہ اوّل' کے نام سے شائع کیے تھے۔ انہیں شیخ عطاء اللہ

پروفیسر علی گڑھ کالج نے مرتب کیا تھا۔ 'اقبال نامہ' (حصہ اوّل) میں چچا جان کے کئی خطوط سید راس مسعود کے نام شامل ہیں جن میں ۱۰ جون ۳۷ء والا خط بھی ہے۔ اقبال نامہ ۴۵ء کا ایک نسخہ میرے پاس ہے لیکن اس میں ۱۰ جون ۳۷ء والے خط میں میرے متعلق ان کا بھتیجا اور نہایت صالح آدمی ہونے کا کوئی ذکر نہیں میں نے صہبا صاحب سے دریافت کیا کہ ۱۰ جون ۳۷ء والا خط انہوں نے کہاں سے نقل کیا ہے ان سے یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ وہ خط اور سید راس مسعود کے نام دوسرے خطوط جو 'اقبال' اور 'بھوپال' میں شائع کیے گئے ہیں سب کے سب شیخ محمد اشرف کے اقبال نامہ حصہ اول سے نقل کیے گئے ہیں۔ اپنے بیان کی تائید میں انہوں نے 'اقبال نامہ' کا وہ نسخہ مجھے دکھایا جس سے یہ سب خطوط نقل کیے گئے جب اس نسخہ میں مندرج خطوط بنام سر راس مسعود کا مقابلہ ان خطوط سے کیا گیا جو میرے پاس والے نسخہ میں شامل ہیں تو مزید تعجب ہوا کیونکہ دونوں نسخے اگرچہ ۴۵ء والے پہلے ایڈیشن کے ہیں (دوسرا ایڈیشن شائع ہونے کی نوبت نہیں آئی) لیکن ان میں حسب ذیل تین اختلاف ہیں:

۱۔ خط محررہ ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کا کچھ حصہ میرے پاس والے نسخے میں حذف شدہ ہے۔

۲۔ خط محررہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء میرے پاس والے نسخے میں سرے سے موجود ہی نہیں۔

۳۔ خط محررہ ۱۰ جون ۱۹۳۷ء کا کچھ حصہ جس میں میرے متعلق متذکرہ بالا کلمۂ خیر لکھا گیا ہے۔ میرے پاس والے نسخہ میں حذف شدہ ہے۔" [2]

اس عقدہ کو بھی شیخ اعجاز نے خود ہی کھولا ہے کہ 'اقبال نامہ' میں تحریفات کی شانِ نزول کیا ہے شیخ اعجاز لکھتے ہیں:

"جب صہبا صاحب نے شیخ محمد اشرف سے اس معمہ کی گرہ کشائی چاہی تو انہوں نے اپنے خط محررہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں یہ جواب دیا:

مکاتیب اقبال کا ایک ہی ایڈیشن شائع ہوا ہے دوسرا ایڈیشن شائع نہیں ہوا۔ پہلا ایڈیشن ۱۹۴۵ء میں طبع ہوا تھا جس وقت یہ

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved 2002-2006

کتاب چھپ کر بازار میں آئی۔ اس وقت چودھری محمد حسین جن کو آپ خوب جانتے ہوں گے زندہ تھے چودھری صاحب پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور پیپر کنٹرولر بھی تھے میرے ان سے تعلقات بھی تھے علامہ اقبال مرحوم نے ایک خط سر اس مسعود کو تحریر کیا ہوا تھا جو بالکل درست تھا وہ خط بھی طبع شدہ ایڈیشن میں موجود تھا۔ چودھری صاحب پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ خط اس مجموعہ میں شامل ہو میں نے ہر چند ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اس خط کو حذف نہ کیا جاتے مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے مجبوراً وہ خط حذف کر دیا گیا۔ جو نسخے قبل ازیں فروخت ہو گئے ان میں وہ خط شامل ہو گا بقایا نسخے اس خط کے بغیر ہوں گے۔ یہی فرق ہے جس کی طرف آپ نے نشان دہی کی ہے۔ اس خط کا عکس اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ اصل خط شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم کے پاس موجود تھے انہوں نے واپس نہیں کیے تھے۔ اب غالباً ان کے صاحب زادے مختار مسعود کے پاس موجود ہوں گے۔ آپ نے صحیح تحریر فرمایا ہے بعض نسخوں میں صفحات بھی کم ہیں اور عبارتیں بھی مختلف ہیں چونکہ ایک اہم اور طویل خط حذف کر دیا گیا تھا اس وجہ سے صفحات اور عبارت میں ضرور فرق ہونا لازمی تھا امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔ [۱۳]

شیخ محمد اشرف کے صہبا لکھنوی کو اس جواب کے نقل کرنے کے بعد شیخ اعجاز نے اپنے چھوٹے بھائی شیخ مختار کو جو لاہور میں رہتے تھے یہ ساری صورت حال بتائی چنانچہ شیخ مختار نے شیخ اشرف سے ملاقات کر کے ۵ اپریل ۱۹۷۰ کو اپنے بڑے بھائی شیخ اعجاز کو خط لکھا کہ:

میں کل شیخ محمد اشرف صاحب کو ملا تھا وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں اقبال نامہ حصہ اوّل کے بارے میں انہوں نے وہی بات بتائی جس کا آپ نے ذکر کیا ہے انہوں نے بتایا کہ اس کتاب کی قریباً ۱۰۰ کاپیاں جب فروخت ہو گئیں تو چودھری محمد حسین صاحب نے چند خطوں کے بعض حصوں کو حذف کرنے کو کہا میں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا سب نے یہی کہا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے علم ہوا کہ چودھری صاحب چھ ماہ کے بعد ریٹائرڈ ہو جائیں گے چودھری صاحب اس لڑائی کے زمانے میں پیپر کنٹرولر

بھی تھے اور کاغذ کا کوٹہ بھی وہی دیتے تھے۔ انہیں انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فیصلہ کیا کہ ابھی کتاب کی فروخت بند کر دی جائے اور کسی طرح چھ ماہ گزر جائیں ان کے ریٹائر ہونے کے بعد کتاب فروخت کریں گے۔ چودھری صاحب کو دو سال کی ایکسٹینشن مل گئی۔ میں مجبور ہو گیا کتاب کی چار ہزار کاپیاں چھپی تھیں ان کاپیوں میں ورق تبدیل کرنے پڑے جس میں مجھے کافی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس اب کوئی کاپی نہیں ورنہ میں آپ کو واپس نہ کرتا"[۴]

شیخ اعجاز نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے سید نذیر نیازی سے بھی پوچھا جس پر سید نذیر نیازی نے بھی تسلیم کیا کہ

"بعض (خطوط) میں چودھری صاحب مرحوم نے مصلحتاً کچھ تبدیلیاں بھی کیں ان معنوں میں کہ جو عبارت پسند نہ آئی اسے قلم زد کر دیا۔"[۵]

شیخ اعجاز اس ساری بحث کے بعد خط میں تحریف کا سارا الزام چودھری محمد حسین پر دھرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"اس کی اشاعت میرے محترم شریک کار (ہم دونوں (یعنی چودھری محمد حسین اور شیخ اعجاز) جاوید اور منیرہ کے گارڈین تھے) کی سیاست کو گوارا نہ ہوئی اس سیاست بازی کے متعلق کچھ کہنا مناسب نہیں۔"[۶]

شیخ اعجاز ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبال نامے میں چھپنے والے ۱۰ جون ۱۹۳۷ء کے خطوط کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شیخ عطاء اللہ کے مجموعۂ خطوط کے اس اصل خط کی بھی نقل انہوں نے پنجاب پبلک لائبریری سے حاصل کر لی ہے جو چودھری محمد حسین کی تحریف سے بچ گیا تھا۔ تاہم ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبالنامے کا وہ فیصلہ اصل خط دیکھ کر ہی کر سکتے ہیں معلوم نہیں یہ اصل خط کس کے پاس ہے۔ پھر انہوں نے اصل خط کی فوٹو کاپی دینے کی استدعا کی ہے حالانکہ اس خط کی فوٹو کاپی اقبال اور ممنون حسن خان مصنف ڈاکٹر اخلاق اثر نامی کتاب میں صفحہ ۱۵ پر موجود ہے۔ خود اقبالنامے مرتبہ ڈاکٹر اخلاق اثر میں بھی اس خط کا پورا متن شائع نہیں ہوا۔ جبکہ علامہ اقبال نے اس خط میں یہ بھی وضاحت کر دی تھی کہ خود قادیانی مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس واسطے ان کے نزدیک یہ امر غیر مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا گارڈین ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ہم علامہ صاحب کے اس خط کا عکس اقبال اور ممنون حسن خان مصنف ڈاکٹر اخلاق اثر سے لے کر شائع کر رہے ہیں۔ جس کے بعد ہم بھی چاہیں گے کہ شیخ اعجاز نے اس خط کے بارے میں

جو یہ عذر تراش ہے کہ شیخ مختار مسعود اور ممنون حسن خان نے ان کے استفسارات کے جواب نہیں دیے ورنہ

. اگر اس کتاب کی طباعت سے پہلے ان میں سے کوئی ایک فوٹو کاپی مل گئی تو صورت حال عرض کر دی جائے گی۔ ۳۶

اب شیخ صاحب فرمائیں کہ اس عکسی نقول کی اشاعت کے بعد وہ بیچ اس معاملہ کے کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ انھوں نے ساری نان اس خط کی عدم دریافت پر توڑ دی ہے۔ اس خط میں چودھری محمد حسین نے کیوں تحریف کی، شیخ محمد اشرف کیوں ان سے کسی قدر دور رہے اور شیخ عطاء اللہ اور شیخ مختار مسعود نے اس کے بارے میں کبھی کوئی وضاحت کیوں نہیں کی۔ ایسے جواب ہیں جو ان ہی متعلقہ افراد کے لواحقین یا احباب دے سکتے ہیں مگر یہ دلچسپ حقیقت سمجھ میں نہیں آتی کہ اس "پردہ" زنگاری میں کون تھا جو چودھری محمد حسین کو یہ خط شائع نہ کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور شیخ محمد اشرف نے چودھری محمد حسین کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس خط کو اپنی اصل حیثیت میں پھر کبھی شائع کرنے یا اس کے بارے میں لکھنے کی ضرورت کیوں نہیں محسوس کی۔ پھر شیخ اعجاز کا یہ الزام کہ اقبال کی طرف سے انھیں ملنے والے صالحیت کے سرٹیفکیٹ کے اخفا سے چودھری محمد حسین نے شیخ اعجاز سے کوئی سیاست کی بھی ناقابل فہم ہے اس لیے کہ صالحیت کے اس سرٹیفکیٹ کو چھپانے کا چودھری صاحب کو کوئی فائدہ نہ تھا اس لیے کہ صالحیت کے سرٹیفکیٹ سے زیادہ خطرناک بات شیخ اعجاز کے قادیانی عقائد کے حوالے سے اس خط میں موجود تھی جو ان کی صالحیت کی خوشی سے زیادہ اذیت ناک ہے اور ان کی صالحیت ان کے عقیدے کے ظاہر ہونے کے بعد بے معنی ہو جاتی ہے۔ چودھری صاحب کو شیخ اعجاز کا عقیدہ، سیاست کرتے وقت ان کی صالحیت اور گارڈین شپ کے لیے زیادہ مہلک ہتھیار کے طور پر ہاتھ آ سکتا تھا مگر انھوں نے ایسا نہ کیا۔ لہٰذا چودھری صاحب پر شیخ اعجاز کا یہ الزام ناروا ہے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اس خط کے بارے میں یہ سند کافی ہے کہ یہ خط سر راس مسعود کو لکھا گیا جو بھوپال میں اس وقت وزیر تعلیم تھے اور ممنون حسن خان ان کے سیکرٹری تھے اس امر کا اعتراف خود مظلوم اقبال ص ۳۳۸ میں موجود ہے۔ تاہم یہ سوال قارئین اقبال کے لیے حل طلب ہے کہ علامہ اقبال کے خطوط میں کتر بیونت کا حق کیا اقبال نے ان کو دیا یا انھوں نے خود ہی اپنے مفادات یا اپنی صواب دید کے تحت کیا اور ان کی یہ مصلحتیں کیا تھیں خود شیخ اعجاز نے مظلوم اقبال میں خاندانی

اور ذاتی حوالے کے پردے میں خطوط اقبال کی کتر بیونت کیوں کی ہے ہو سکتا ہے کہ ان خطوط میں بھی اقبال کی شخصیت کے نہایت اہم گوشے شیخ صاحب کی کرم فرمائی سے اوجھل رہ جائیں۔ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز سے سیاست کی تھی تو شیخ اعجاز نے کیا اقبال سے سیاست کی ہے؟ لیجیے ہم اس موضوع پر کچھ کہنے سے پیشتر آپ کی خدمت میں ڈاکٹر محمد اقبال کا یہ خط عکسی نقل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

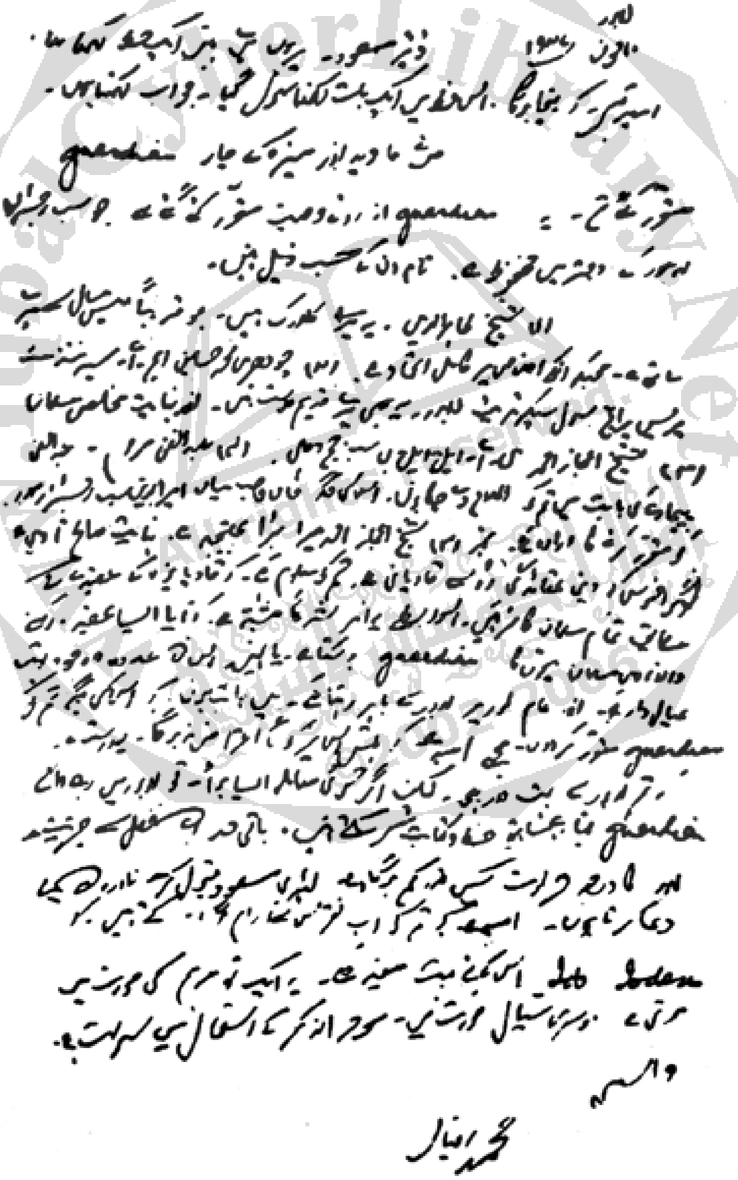
لاہور

والسلام

محمد اقبال

یہ خط ہم نے نیچے نقل کر دیا ہے تاکہ اس کا مفہوم سمجھنے اور عبارت پڑھنے میں کسی کو کوئی دقت نہ ہو۔

لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardian مقرر کیے تھے یہ Guardian ازروئے وصیت مقرر کیے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔

۲۔ چودھری محمد حسین ایم۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں اور نہایت مخلص مسلمان۔

۳۔ شیخ اعجاز احمد بی اے ایل ایل بی سب جج دہلی۔

۴۔ عبدالغنی مرحوم۔ عبدالغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے نمبر (۳) شیخ اعجاز احمد میرا بڑا بھتیجا ہے نہایت صالح آدمی ہے مگر افسوس کہ دینی عقائد کی روح سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان

کافر ہیں اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا Guardian ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہ خود بہت عیال دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو Guardian مقرر کردوں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا۔ تو لاہور میں رہنے والے گارڈین تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کرے نادرہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا کہتے ہیں کہ آیوڈیکس اس کے لیے بہت مفید ہے یہ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری سیال صورت میں۔ مؤخر الذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔

والسلام

محمد اقبال

اب اس خط کا قصہ سنیے کہ تمام جگہ دوسرے سارے مضامین میں اس کی اشاعت میں سر مو فرق نہیں مگر ہر کہیں فرق ہے تو شیخ اعجاز احمد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس میں۔ شیخ اعجاز کہتے ہیں کہ گارڈین شپ میں ان کے حریف چودھری محمد حسین نے ریاست کرتے ہوئے علامہ اقبال کی طرف سے ان کی صالحیت کے سرٹیفکیٹ کو دبانے کے لیے یہ تحریف کی حالانکہ شواہد یہ ہیں کہ چودھری محمد حسین نے اس تحریف کے ذریعے شیخ اعجاز احمد کی گارڈین شپ کو محفوظ کر دیا اور عبدالغنی مرحوم کی جگہ سر راس مسعود کو گارڈین شپ دینے کی اقبال کی خواہش ظاہر کی۔ ہم اقبال نامے کی دونوں عبارتوں کا عکس دے کر اس صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں۔

اقبال نامہ ۳۸۶ حصہ اول

(۲۲۹) —— (۲۲)

خط نمبر ۲

لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جواب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار guardian مقرر کئے تھے۔ یہ guardians از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں۔ جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲) چودھری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکرٹریٹ لا یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ اور نہایت مخلص مسلمان (۳) شیخ اعجاز احمد بی اے۔ ایل ایل بی۔ سب جج دہلی (۴) عبدالغنی مرحوم

اقبال نامہ ۳۸۷ حصہ اول

عبدالغنی بیچارے کی بابت تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے

والسلام

محمد اقبال

اقبال نامہ ۳۸۶ حصہ اول

(۲۲۹) —— (۲۲)

خط نمبر ۱

لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جواب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار guardian مقرر کئے تھے۔ یہ guardians از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں۔ جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲) چودھری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکرٹریٹ لاہور یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ اور نہایت مخلص مسلمان (۳) شیخ اعجاز احمد بی اے۔ ایل ایل بی۔ سب جج دہلی (۴) عبدالغنی مرحوم

اقبال نامہ ۳۸۷ حصہ اول

عبدالغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے۔ نہایت صالح آدمی ہے۔ لیکن وہ خود بہت عیالدار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ Iodex اس کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔ والسلام

محمد اقبال

خط نمبر ۱۔ اقبال نامہ کا وہ خط ہے جو چودھری محمد حسین کی قطع و برید سے قبل شائع ہوا۔ اس میں لکیر زدہ عبارت ملاحظہ ہو اس میں مندرجہ ذیل باتیں واضح ہیں۔

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیر الدین سب رجسٹرار کو مقرر کرنے کا علامہ نے ارادہ ظاہر کیا۔

۲۔ شیخ اعجاز کی جگہ سر راس مسعود کو Guardian مقرر کرنا چاہا۔

جبکہ تحریف کردہ خط نمبر ۲ میں

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیر الدین کے تقرر کا کوئی ذکر نہیں۔

۲۔ عبدالغنی کی جگہ سر راس مسعود کے تقرر کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔

۳۔ یوں شیخ اعجاز کی Guardian شپ کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

یعنی چودھری محمد حسین نے تو شیخ اعجاز سے سیاست نہیں کی بلکہ شیخ اعجاز کی گارڈین شپ محفوظ کرنے کے لیے اقبال کے خط کی عبارت کو بدل دیا اور شیخ اعجاز کے معتقداوران کی Guardian شپ سے محرومی کی وجہ کو چھپا دیا ہے اور انہیں خط سے نکال کر شیخ اعجاز کی خدمت انجام دی۔ اس لیے شیخ اعجاز کو تو چودھری محمد حسین کا احسان مند ہونا چاہیے حالانکہ وہ اُلٹا گلہ کر رہے ہیں کہ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز کی متنازعہ شخصیت کو غیر متنازعہ بنا دیا۔ اس کی وجہ بچوں کی گارڈین شپ میں شیخ اعجاز کو شریک رکھنا بھی مطلوب ہو سکتا ہے کہ خاندان اقبال کے اس فرد کو کسی نہ کسی طرح گارڈین شپ میں باقی رکھا جاتے۔ تاہم نیک نیتی سے بھی کی گئی اس کتر بیونت کے اخلاقی جواز کی تفہیم نہیں ہوتی۔ کہ جس چیز کو علامہ شرعاً مشتبہ سمجھتے تھے اس کو اس عبارت سے حذف کر کے مباح کرنے کی سعی کیوں کی گئی۔ اور شیخ اعجاز کے لیے یہ نرم گوشہ کیونکر پیدا کیا گیا۔ ذیل میں ہم اُقبال اور بھوپال از صہبا لکھنوی میں شائع کیے گئے اس خط کا عکس شائع کر رہے ہیں۔

لاہور۔۔۔۱۰ جون ۱۹۳۶ء

ڈیر مسعود۔۔۔ پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardians مقرر کیے تھے۔ یہ ازروئے وصیت مقرر کیے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔ (۱) شیخ طاہر الدین یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال

سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔
(۲) چودھری محمد حسین ایم اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکرٹریٹ لاہور
یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ اور نہایت مخلص مسلمان۔
(۳) شیخ اعجاز احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج دہلی
(۴) عبدالغنی مرحوم عبدالغنی بیچارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔
اس کی جگہ خان صاحب میاں امیرالدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔
نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے نہایت صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیالدار
ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو
Guardians مقرر کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ تمھیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا
یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور
میں رہنے والے Guardians تمھارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی
خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجۂ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی
مسعود سلام قبول کریں۔ نادرہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے
آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ Iodex اس کے لیے بہت مفید ہے۔ ایک تو مرہم کی صورت
میں ہوتی ہے، دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔
والسلام۔ محمد اقبال

راس مسعود نے اس خط کا فوراً جواب دیا۔ اُن کا یادگار اور تاریخی خط ملاحظہ ہو۔

"بھوپال ۔۔۔ ۱۲ جون ۱۹۳۷ء

نہایت پیارے اقبال ۔۔۔ تمھارا خط مورخہ ۱۰ جون ابھی ۳ بجے میں نے بغور پڑھا۔
چوتھے گارڈین کی بابت میری رائے یہ ہے کہ چونکہ میں نہ لاہور میں رہتا ہوں اور
نہ کوئی اُمید لاہور کے قریب رہنے کی ہے۔ تو مجھے مقرر نہ کرو۔ بلکہ کسی ایسے دوست کو
جو کم سے کم پنجاب ہی میں مقیم ہوں۔ البتہ اپنی وصیت میں یہ ضرور لکھو کہ اگر گارڈین
کو کسی معاملہ میں جہاں تک کہ منیرہ سلمہا اور جاوید سلمہٗ کی تعلیم کا تعلق ہے کوئی معاملہ
وقت پیش آئے تو پہلے مجھے مطلع کیا جاؤں کیونکہ جب تک کہ ان دونوں کی انشاء اللہ
بائیس برس کی عمر نہ ہو جائے میں ہر ممکن طریقہ سے مدد دینے کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ
میں زندہ رہا۔ یہ خود ایک بڑی ذمہ داری میں اپنے اوپر اس عشق کے ثبوت میں لے رہا
ہوں جو مجھے تم سے ہے۔ یہ ضرور کرنا کہ میرے متعلق اس سلسلے میں جو الفاظ اپنے
وصیت نامہ میں درج کرو جو کہ رجسٹرار کے پاس محفوظ کر رہے ہو ان کی ایک نقل
میرے پاس ضرور بھیج دینا۔ اگر خدانخواستہ ضرورت پیش آئی تو یقین رکھو کہ تمھارے
ان دونوں بچوں کے لیے ان کی تعلیم کے مسئلے میں، میں وہی کروں گا جو اپنی اولاد کے
لیے۔ یہ ضرور صلاح دیتا ہوں کہ جہاں تک جائداد وغیرہ کا تعلق ہے اس کا انتظام

اپنے سامنے ہی ایسا کردو کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ شکر ہے خدا کا نادرہ اب ذرا بہتر ہے۔

میں ہوں تمھارا چاہنے والا ——— راس مسعود

"اقبال اور بھوپال" میں علامہ اقبال کے اس خط کی اشاعت کا عکس اور سر راس مسعود کی طرف سے اس کے جواب کی اشاعت کا عکس اس بات کو تو ظاہر کرتا ہے کہ یہ خط ہر لحاظ سے درست اور صحیح ہے کیونکہ ۱۰ جون ۳۷ کو علامہ نے خط لکھا اور ۱۴ جون ۳۷ کو راس مسعود نے خط کا جواب دیا اور لکھا کہ ۱۰ جون کا خط میں نے بغور پڑھا اب خط پر اعتراض بے معنی ہے تاہم "اقبال اور بھوپال" کے اس خط میں بھی شیخ اعجاز کے عقائد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس حذف کر دیے گئے ہیں۔ اب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود جلد سوم میں جو اقتباس دیا ہے اس کے بارے میں اقبال نامے کے مرتب ڈاکٹر اخلاق اثر نے ہمارے نام ایک خط میں وضاحت کی کہ وہ بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ خود اقبال نامے کی کتابت میں سے یہ عبارت رہ گئی:

"کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے۔"[۱۲]

ڈاکٹر اخلاق اثر نے اس میں بتایا ہے کہ اصل میں اقبال نامے کا جو نسخہ ڈاکٹر جاوید اقبال کو دیا گیا اس میں یہ عبارت موجود نہ تھی۔ ملاحظہ کیجیے ڈاکٹر اخلاق اثر کے خط کا عکس:

Dr. AKHLAQ ASAR
M.A. (URDU), M.A. (ENGLISH), Ph. D
Vice President
All India Urdu Writers & Journalist Forum
For National Integration (Registered)

SADIQ MANZIL,
Chowki Imambara,
BHOPAL - 462 001

Dated 7-1-86

محترم وحید عشرت صاحب! وعلیکم السلام

زندہ رود (تین جلدیں) اور اقبال اور حیدرآباد موصول ہوئیں۔ بہت بہت شکریہ۔ آپ کی حسب فرمائش اپنی تالیفات "اقبال اور شیش محل" "اقبال نامے" اور تصنیف "اقبال اور مجنوں" رجسٹری سے روانہ کر رہا ہوں۔ "اقبال نامے" کا دوسرا ایڈیشن اور "اقبال کا وظیفہ" اپریل تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ "مظلوم اقبال" اور دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اقبال کے اقتصادی اور معاشی حالات پر معلومات مکمل ہو جائیں۔ اگر ممکن ہو تو یہ زحمت اور برداشت فرمائیں۔ میری تالیفات کے بارے میں آپ کی نیک خواہشات میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں۔

www.IqbalCyberLibrary.net All rights reserved ©2002-2006

"مظلومِ اقبال" پر آپ کا تبصرہ پڑھ لیا تھا۔ اُس میں اقبال کے ۱۰ رجون ۳۶ء
کے مکتوب کا حوالہ تھا جو آپ نے "زندہ رود" سے لیا تھا۔ اس وقت تک میں نے "زندہ
رود" نہیں دیکھی تھی اور یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اقتباس "اقبال نامہ" سے لیا گیا ہے۔
اس مکتوب کا مکمل متن "اقبال اور قرآن" صفحہ ۱۵ پر فوٹو کاپی کی شکل میں دیا گیا ہے۔
"زندہ رود" میں اس مکتوب کا اہم حصہ رہ گیا جو بعد کے نسخوں میں ہاتھ سے بڑھا دیا گیا تھا اور
یہ تحریر اس نسخہ میں بڑھائی نہ جا سکی تھی جو جناب جاوید اقبال صاحب کی خدمت میں بھیجی
گئی تھی۔ کتابت کی غلطی بہت جلد میں نظر آئی۔ وہ اہم حصہ یہ ہے:
"کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔
اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے"
امید ہے کہ ۱۰ رجون ۳۶ء کے مکتوب کی فوٹو کاپی سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے
گی۔ دیگر مکاتیب کے علاوہ یہ مکتوب بھی مجھے جناب ممتاز حسن خان صاحب سے موصول
ہوا تھا۔ جن کی تفصیل "اقبال نامے" میں دی ہوئی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے جناب رفیع الدین
ہاشمی صاحب اس مکتوب اقبال کی فوٹو کاپی شیخ اعجاز احمد صاحب کو ارسال کر چکے ہیں۔
میری کا جملہ تصانیف یا تالیفات کے حقوق اشاعت کی ضرورت سمجھیں تو تحریر فرمائیں
اور رائلٹی کی شرائط کی تفصیلات بھی لکھیں تاکہ میں اچھا لگا ہوں تو اجازت دے کر کوئی
کارروائی کروں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ تعاون کے لیے ایک بار پھر شکریہ۔ آپ کا
اخلاق اختر

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب سے ہم نے استفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس مکتوب کی فوٹو کاپی نہیں ملی اور نہ میں نے شیخ اعجاز کو کوئی کاپی ارسال کی ہے۔ ڈاکٹر اخلاق اثر نے اپنے اس خط میں ان احوال کی وضاحت کر دی ہے کہ کیونکر یہ عبارت مکمل طور پر زندہ رود جلد سوم میں نہیں آسکی۔

اب ایک۔ اور محکم شہادت۔ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال اور منیرہ بیگم کی آیا محترمہ ڈورس احمد نے اپنی حالیہ انگریزی کتاب "اقبال جیسا کہ میں جانتی ہوں" میں فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ اقبال شیخ اعجاز احمد کو بہت عزیز رکھتے تھے مگر علامہ ان کے قادیانی ہو جانے کی وجہ سے ان سے سخت نالاں تھے اور وہ اپنے بچوں کے سرپرستوں میں سے بھی انہیں نکال کر کسی اور متبادل کی تلاش میں تھے، چنانچہ علامہ نے ان سے متعدد بار اپنے اس کرب کا اظہار کیا اور شیخ اعجاز کے قادیانی ہو جانے کے عمل کو ہمیشہ اور مکمل طور پر ناپسند کیا۔[۱۲]

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ اس خط میں تحریف کوئی نادانستہ طور پر کسی ایک فرد نے نہیں کی بلکہ کسی خاص فرد اور جماعت کی طرف سے ایک خاص منصوبہ بندی اور کوشش سے مختلف اشخاص سے اپنے اثر و نفوذ کی بنیاد پر تحریف کروائی گئی ہے۔ اور اس کا مقصد شیخ اعجاز ان کے عقیدے اور قادیانیو

کے بارے میں علامہ اقبال کے واضح اور صریح اظہار و موقف کو چھپانے کی سعی نامسعود کی گئی ہے۔ تاہم مختلف خطوط میں مختلف عبارات نے اس سراسر جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ہماری طرف سے اس تازہ خط اور اس کی عکسی نقل کی اشاعت کے بعد چند باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں:۔

۱۔ علامہ اقبال کے جملہ خطوط کی چھان بین کی جائے۔

۲۔ تحریفات اور خطوں کی عبارت کی قطع و برید کو ختم کیا جائے اور علامہ کے خط ان کی اصل حالت میں شائع کیے جائیں۔

۳۔ ذاتی اور خانگی حالات کی آڑ میں علامہ کے خطوط کی تصحیح یا قطع و برید نہ کی جائے اس لیے کہ علامہ کے خانگی حالات پر بہت کچھ سامنے آچکا ہے۔ موجودہ صورت میں قطع و برید غلط فہمیوں کو جنم دے گی۔

۴۔ علامہ کے خطوط کی عکسی نقول بھی شائع کی جائیں۔

۵۔ علامہ کے اصل خطوط اقبال میوزیم میں یا کسی اور محفوظ مقام پر اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھنے کا بندوبست کیا جائے۔

۶۔ تمام اردو اور انگریزی خطوط کو ایک کلیات مکاتیب اقبال میں عکسی نقول کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

۷۔ خطوط کے بارے میں معلومات، مکتوب الیہ، خطوط کا زمانہ تحریر، وجہ تحریر مقام تحریر وغیرہ بھی واضح طور پر دی جائیں۔

۸۔ مختلف خطوط کے مجموعوں کے تقابلی مطالعہ سے خطوط کی اصل عبارت کا تعین کیا جائے۔

۹۔ تمام مکتوبات کی مائیکرو فلمیں بنائی جائیں۔

اس طریق کار سے علامہ اقبال کے خطوط محفوظ ہو سکیں گے اور تحقیق کاروں کو اصل متن اور ان کے مفہوم تک پہنچنے میں سہولت ہو گی۔ اور بہت سے سیاسی، اخلاقی، ادبی، علمی اور تاریخی حقائق تک اقبال کی اپروچ سے آگاہی ہو سکے گی۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. @2002-2006

حوالہ جات

۱۔ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال	زندہ رود جلد سوم	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور	
۲۔ شیخ اعجاز احمد	مظلوم اقبال	جی ۲۱۳ داؤد پوتہ روڈ کراچی ۴	ص ۲۳۴
۳۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۳۴، ۲۳۵
۴۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۳۵، ۲۳۶
۵۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۳۶
۶۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۳۷
۷۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۳۸
۸۔ ڈاکٹر اخلاق اثر	اقبال اور ممنون حسن	دارالاقبال بھوپال	ص ۱۵
۹۔ شیخ عطاء اللہ	اقبال نامہ	شیخ محمد اشرف لاہور	ص ۳۸۶، ۳۸۷
۱۰۔ صہبا لکھنوی	اقبال اور بھوپال	اقبال اکادمی کراچی حال لاہور	ص ۲۴۵
۱۱۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۴۵

۱۲-۱۳۔ ڈاکٹر اخلاق اثر کا ڈاکٹر وحید عشرت کے نام خط۔

۱۴۔ ڈورس احمد، اقبال۔ جیسا کہ میں جانتی ہوں (انگریزی) اقبال اکادمی پاکستان لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۴۳

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006